قذف میں دعویٰ کا حق اورترمیمی بل

ترتیب: ادارة المباحث الاسلامية

حالیہ ترمیمی بل میں قذف کی صورت میں جج کو قذف کا دعوٰی ازخود لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔حالانکہ قذف حق العبد ہے۔فقہ کی رو سے قذف میں مدعی کا دعوٰی ضروری ہے۔لہٰذا طلبی حد قذف کے لئے مدعی دعوٰی دائر کرے گا لیکن اس کے لئے علیحدہ مقدمہ دائر کرنے کی ضرورت نہیں۔دوران سماعت ہی متاثر فریق یہ کہے کہ میں قذف کا دعوٰی دائر کرتا ہوں اور قاضی اس کی سماعت کرے لیکن ازخود قاضی کو اس کا حق نہیں اس تفصیل کو جاننے کے لئے قذف کی فقہی تحقیق پیش کی جاتی ہے

شرائط دعوٰی قذف:

حد قذف کے نافذ ہونے کے لئے لازم ہے کہ کچھ شرطیں قاذف میں، کچھ مقذوف میں اور کچھ الفاظ قذف میں پائی جائیں۔کتب فقہ میں مختلف شرائط بیان کی گئی ہیں تفسیر آیات الاحکام میں پانچ شرائط بیان کی گئی ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

(۱) قاذف اور مقذوف دونوں عاقل اور بالغ ہوں

(۲) قاذف صاحب اختیار ہو یعنی قذف کسی جبر واکراہ کے تحت نہ کیا گیا ہو۔

(۳)مقذوف زنا سے پاک دامن ہو یعنی اس پر پہلے کبھی جرم زنا ثابت نہ ہو چکا ہو

(۴)مقذوف مسلمان ہو قاذف کا مسلمان ہونا شرط نہیں

(۵)الفاظ قذف کے لئے شرط ہے کہ وہ صریح اور واضح الفاظ ہوں از تفسیر آیات الاحکام ازمحمد علی صابونی، جلد دوم کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیہ مکہ مکرمہ۔جب کہ علامہ وھبۃ الزحیلی نے مزید ایک شرط کا اضافہ کیا ہے جس کے مطابق یہ لازم ہے کہ قاذف مقذوف کا اپنا باپ یا دادا نہ ہو(الفقہ الاسلامی وادلتہ ج۶ ص۸۰ ناشر دار الفکر طبع اول 1984)

قذف میں عورت خود دعوٰی کرے گی یا جج براہ راست حد جاری کرے گا۔

واضح رہے کہ احناف کے نزدیک حق اللہ اس میں غالب ہے لیکن اس میں بندہ کا بھی حق ملحوظ ہے لہذا اس کے اثبات خود مقذوف کے دعوٰی پر موقوف ہے بشرطیکہ یہ خود زندہ ہو جیسا کہ علامہ وھبۃ الزحیلی اپنے معروف کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ارقام فرماتے ہیں؛

قوله واما عند الحنفية فحد القذف وان كان المغلب فيه حق الله تعالىٰ عزوجل ولكن للشخص فيه حق لانه ينتفع به بصيانة عرضه عن المعتد فيشترط فيه رفع الدعوىٰ عن جهة حق الشخص لان حق الشخص الخاص لايثبت لا بماطلبته (خصومته والبدائع الصنائع بحواله فقه الاسلامی وادلته ج۷ص ۵۴۱۳) آگے مزید فرماتے ہیں المقذوف اماان يكون حيا وقت القذف ......الیٰ قوله فان كان حيا فلا خصومة لا حد سواه الخ اور اگر

مقذوف وفات پاچکا ہو (المرجع السابق ج۷ ص ۵۴۱۳) تو حق خصومت اس کے والد کو وہ نہ ہو تو پھر اس کے ولد کو ملے گا اس لئے کہ قذف میں الحاق عار کو مدنظر رکھا گیا ہے اور یہ مقذوف کے اصل وفرع کو بھی لاحق ہوگی کما فی البدائع قولہ واما اذاکان المقذوف میتا فان حق الخصومة للوالد وان علا وللولد وان سفل لان معنی القذف وھو الحاق العار عائد الی الاصل والفرع لوجود الجزئیة بالنسبة الیٰ الفرع والبعضیة بالنسبة الیٰ الاصل الخ (بدائع الصنائع ج۶ ص ۲۱، فتح القدیر ج۴ ص ۱۹۷)

حد قذف جج براہ راست جاری نہیں کرسکتا

حوالہ ملاحظہ فرمائیں (الفقہ الاسلامی وادلتہ کے باب اثبات القذف بعلم القاضی) میں احناف کے مذہب تحریر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں قولہ وقال متأخروھم لایجوز لہ ان یقضی بعلمہ مطلقا فی الحواد المتنازع فیھا بسبب غلبة الفساد والسؤ فی القضاة (الفقہ الاسلامی وادلتہ ج۷ ص ۵۴۱۷)

بل اور مسائل لعان

موجودہ بل میں لعان کو طلاق قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ طلاق کے متعدد اقسام ہیں اور طلاق کے بعد کسی طور سے عورت دوبارہ خاوند کے عقد میں آنے کا امکان ہوتا ہے لیکن لعان میں ہمیشہ جدائی ہوگی۔ اس بل میں یہ قران پاک سے متصادم فیصلہ ہے۔

موجودہ بل میں لعان میں عورت کے انکار کی سزا

عورت اگر شوہر کے لعان کے بعد لعان سے انکار کرے تو اس کو بھی قید کی جائے گی یہاں تک کہ وہ لعان کرے یا زوج کی تصدیق کرے پھر جب زوج کی تصدیق کرے گی تو اس تصدیق کے سبب سے زوجہ سے لعان کرنا رفع ہوگا کما فی الدر المختار قولہ والا حبست حتیٰ تلاعن اوتصدقہ اہ(در مختار بحوالہ غایة الاوطار ج۲ ص ۲۲۹)

شوہر کا لعان سے انکار کی صورت میں قید کیا جائے گا

صاحب درمختار ارقام فرماتے ہیں قولہ فان ابی حبس حتیٰ یلاعن اویکذب نفسہ فیحد حد القذف الخ ۔ترجمہ :اگر شوہر لعان سے انکار کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ لعان کرے یا اپنی ذات کو جھٹلائے پھر جب اپنی دروغ گوئی کو ظاہر کرے تو اس کو حد قذف ماری جائے یعنی اسی (۸۰) کوڑے۔

وضاحت: اس مسئلے کی تعلیل خود علامہ علاؤالدین حصکفیؒ نے چند سطور قبل ذکر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شوہر اپنی عورت پر عیب لگائے تو اگر مرد اپنی قذف کا مقر ہو یا اس کا قذف گواہی سے ثابت ہوگیا ہو تب لعان کرے گا لیکن اگر مرد قذف کے بعد منکر ہوگیا اور عورت کے پاس کوئی گواہ نہیں تو مرد سے حلف (قسم) نہ لی جائے۔ تو لعان اس وقت ساقط ہوگا کما فی الدر .قولہ لاعن خبر لمن ای ان اقر بقذفہ اوثبت قذفہ بالبینة فلو انکر ولا بینة لھا لم یستحلف وسقط اللعان الخ (درمختار بحوالہ غایة الاوطار ج۲ ص ۲۲۸) تاہم اگر مرد لعان سے انکار کرے تو اس کو جیل بھیج دیا جائے گا۔